جلد ۳۴ | ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۳ ربیع الاول ۱۳۶۵ ھ | ۶ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خداتعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج حضور ووٹ دینے کے لئے پولنگ سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور چودھری فتح محمد صاحب کے حق میں ووٹ دیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے بھی آج ووٹ دیا

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خداتعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق آج لاہور سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی حالت تشویشناک ہے۔ کمزوری کی وجہ سے آج جسم میں خون داخل کیا جا رہا ہے۔ احباب حضرت مفتی صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دردِ دل سے دعائیں کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری یعنی بروزی بعثت کا ذکر

"میں بموجب آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلے اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا۔ نہ اور کوئی۔ یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا۔ جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوےٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے۔ کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور اسکا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا۔ اور اسکے اہلبیت میں سے ہوگا۔ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کیطرف ہے۔ کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اسپر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا۔ یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے۔ ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں...... اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کے باپ ہونیکی نفی کی ہے لیکن بروز کی خبر دی ہے۔ اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت واٰخرین منھم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسن کی اولاد بنایا۔ اور کبھی حسین کی اور کبھی عباس کی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا۔ کہ وہ فرزندوں کی طرح اسکا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث اسکے خلق کا وارث۔ اسکے علم کا وارث۔ اسکی روحانیت کا وارث۔ اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائیگا۔ اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اس سے لیگا۔ اور اس میں فنا ہو کر اسکے چہرے کو دکھائیگا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اسکا نام لیگا۔ اسکا خلق لیگا۔ اسکا علم لیگا ایسا ہی اسکا نبی لقب بھی لیگا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔ پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ جسطرح بروزی طور پر محمد اور احمد نام رکھے جانے سے دو محمد اور دو احمد نہیں ہوگئے۔ اسی طرح بروزی نبوت...

ایڈیٹر: غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت

(از ایڈیٹر)

وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی امت اور آپ کے اتباع میں آپ کی لائی ہوئی شریعت کو قائم کرنے اور قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والے بھی کسی نبی کے آنے کے منکر ہیں۔ جب ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا جاتا ہے۔ تو انہیں بہت مشکل پیش آتی ہے۔ کہ دنیا میں ضلالت وگمراہی ازمنہ ماضیہ سے بہت زیادہ شدت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے۔ شریعت اسلامیہ پس پشت ڈال دی گئی ہے۔ قرآن کریم کے احکام جاننے کا اول تو بہت تھوڑے لوگوں کو دعویٰ ہے۔ اور جو یہ دعویٰ رکھتے ہیں۔ وہ عمل سے تہیدست ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعث صد فخر سمجھنے والا اور آپ کی لائی ہوئی شریعت میں ایک شعشہ کی کمی بیشی کرنا کفر سمجھ کر اس کے قیام کے کوشش کرنے والا کوئی نبی نہ آئے۔

اس کا کوئی معقول جواب کسی کے پاس نہیں۔ اور کوئی یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ جب گمراہی اور ضلالت کا سلسلہ شیطان کی طرف سے جاری ہے۔ تو اس کو دور کرنے کے لئے رحمان کا انسان مبعوث کرنے کا جو سلسلہ جاری ہے۔ وہ کیوں بند ہوگیا

اس مشکل کو حل کرنے کے لئے اخبار "کوثر" (۵ فروری) نے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ اور مغالطہ دہی کی انتہائی کوشش کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس میں اسے کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی اور ہو بھی کیونکر سکتی ہے۔ جبکہ ایک ایسی صداقت کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس سے موجودہ زمانہ میں اسلام کی زندگی اور موت وابستہ ہے۔

کہتا ہے " آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چونکہ تمام عالم کی ہدایات ورہنمائی اور تمام مخلوق پر اتمام حجت کی ذمہ داری ڈالی گئی تھی۔ اور آپ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں تھا۔ اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے آپ کو دو بعثتوں کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ ایک بعثت خاص اور دوسری بعثت عام۔

چونکہ ان الفاظ میں بلا وجہ۔ بلا دلیل اور بلا سبب یہ کہہ دیا گیا۔ کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کا نام بعثت عام رکھ کر اس کی یہ عجیب وغریب تشریح کی گئی۔ کہ" آپ کی بعثت عام تمام دنیا کی طرف ہے۔ اس بعثت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک امت عطا فرمائی اور اس امت کو یہ حکم دیا۔ کہ رسول نے جس دین حق کی تبلیغ تم پر کی ہے۔ اس کی تبلیغ اسی طرح تم دوسروں پر کرتے رہنا"۔

مگر یہ حکم تو امت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بعثت میں جس کا نام "کوثر" نے "بعثت خاص" رکھا ہے۔ دیا گیا تھا۔ اور اسی وقت یا پھر اس سے کچھ عرصہ بعد تک جس کی تعیین خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم کے ارشاد سے فرمادی تھی اس حکم پر عمل کیا گیا۔ اس کے بعد اسے پس پشت ڈال دیا گیا۔ اور آج تو ان لوگوں میں اس کا نام ونشان بھی نہیں ملتا۔ جو امت محمدیہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ پھر کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں بعثتیں ختم ہوگئیں۔ اور اب دنیا کو ضلالت وگمراہی سے بچانے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

دراصل اس قسم کی دوسری بعثت سراسر خودساختہ اور قرآن کریم کی نص صریح وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے بالکل خلاف ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی بعثت کا ذکر کرنے کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ آپ کی دوسری بعثت ان لوگوں میں ہوگی۔ جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ اور سب مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ ان (آخرین) سے مراد مسیح ومہدی کی جماعت ہے۔ گویا مسیح موعود ومہدی مسعود کی بعثت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت قرار دیا گیا ہے۔ پس جب تک مسیح موعود مبعوث نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت نہیں سمجھی جاسکتی۔ اور جب تک امت محمدیہ مسیح موعود کو قبول کرکے اس کی آواز پر جان ومال قربان کرنا شروع نہ کردے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے نہیں مل سکتی۔ اس کا انکار چونکہ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہے۔ اس لئے عقل وسمجھ رکھنے والے مسلمانوں کو مسیح اور مہدی کے متعلق غور وفکر کرنا چاہئے۔

چند مجاہدین اسلام کے لئے فوری مطالبہ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وَاَلْقَتْ مَافِیْھَا وَتَخَلَّتْ (الانشقاق) اور جو کچھ اس میں ہے۔ اس کو نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائیگی۔ ..... اس آیت کے معنی ایک تو یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس مامور کو جس کے لئے آسمان پھٹے گا اور فرشتے آسمان سے اتریںگے۔ ایسی جماعت عطا فرمائیگا۔ جو قربانی کرنے والی ہوگی۔ اور قربانی بھی معمولی نہیں بلکہ اَلْقَتْ مَافِیْھَا وَتَخَلَّتْ اپنے مال اور اپنی جان اور اپنی عزت اور اپنے وطن اور اپنے آرام اور اپنے جذبات غرض ہر چیز کی وہ انتہائی طور پر قربانی کرنے والی ہوگی۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جو جماعت عطا فرمائی۔ وہ ایسی ہی ہے۔ (تفسیر کبیر عم صفحہ ۳۳۴)

آپ تحریر فرماتے ہیں:۔" میں دیکھتا ہوں۔ کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے۔ کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ۔ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا۔ مگر دل میں خوش ہوں"۔ (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۶-۱۷)

غرض خدا اور اس کے رسول کے لئے ان تمام چیزوں کو پھینک دینے کے لئے تیار رہنے والی جو اس کے پاس ہیں صرف اور صرف اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔ اس مبارک جماعت کو ترقیات کی اور ترغیب دینے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وقف زندگی کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اس مطالبے کا مخاطب ہر وہ احمدی ہے۔ جس نے بیعت کرتے وقت یہ عہد کیا تھا۔ کہ" میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"۔ اس وقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ اپنی زندگی وقف کریں۔ آپ کے حالات خواہ کچھ ہوں۔ یہ عہد آپ کو مجبور کرتا ہے۔ کہ آپ اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کردیں۔ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا اس کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اس وقت فوری طور پر دس مبلغین کی بیرونی ممالک کے لئے ضرورت ہے۔ نیز S.A.V یا B.T ٹرینڈ استادوں کی بھی ضرورت ہے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی نمایاں کامیابی

قادیان ۵ فروری آج بھی تحصیل بٹالہ میں قادیان اور بٹالہ کا پولنگ تھا۔ ان دونوں جگہوں پر چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ چوہدری صاحب موصوف نے میاں بدر محی الدین صاحب سے قریباً چودہ سو پرچی زیادہ حاصل کی۔ اور اس طرح مسلمانان تحصیل بٹالہ نے چوہدری فتح محمد صاحب کے حق میں اپنا فیصلہ دیا۔ احباب کو آئندہ اور بھی زیادہ جدوجہد سے کام لینا چاہئے۔

مکرم جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز احمدی مجاہد سنگاپور کی انڈین نیشنل آرمی کے خلاف سرفروشانہ جدوجہد

جناب مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے رؤیا و کشوف کی بناء پر اس تحریک کے ناکام ہونے کا پختہ یقین تھا

مکرم مولوی صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی حفاظت کے وعدہ اور جاپانیوں و نیشنل آرمی کی ناکامی کا پروپیگنڈا کرتے رہے جسے خدا تعالیٰ نے بطور نشان غیر معمولی طور پر پورا کیا

ہولناک حالات میں جماعت احمدیہ کی حفاظت اور ترقی کے غیر معمولی سامان اور ایمان افزا نشانات

مکرم مولوی صاحب کا قابل صد رشک اخلاص اور جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے دن رات کی مصروفیت

مکرم محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان سرفروش اور جاں نثار مجاہدین میں سے ہیں۔ جو تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے اخراجات کے آپ ذمہ وار ہیں۔ گویا ان کے کسی قسم کے اخراجات کا بار مرکز پر نہیں ہے۔ اخلاص اور توکل کے اس اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا بھی ان کے ساتھ خاص ہی سلوک نظر آتا ہے۔ اس کا کسی قدر تذکرہ مکرم محمد نصیب صاحب جو جاپان کے جنگی قیدی کے طور پر سنگاپور میں رہے اور اب ہندوستان آچکے ہیں۔ اپنے ایک مضمون میں کر چکے ہیں۔ اب ایک ایسے نوجوان نے جو ابھی تک سنگاپور میں ہی ہیں۔ اور جناب مولوی صاحب موصوف سے کئی سال سے ملتے چلے آرہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا ہے۔ جس میں کسی قدر تفصیلی حالات لکھے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی حضور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچایا جاتا ہے۔ کہ "سنگا پور جانے والے احباب اطلاع دے کر جائیں"۔

احباب جماعت کو یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہیئے۔ اور جن صاحب کو جس سلسلہ میں بھی سنگاپور جانے کا اتفاق ہو۔ انہیں حضور کی خدمت اقدس میں اطلاع دینی چاہیئے۔ حسب ذیل عریضہ ۱۸ر جنوری کو سنگاپور سے لکھا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

بخدمت اقدس حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیارے آقا! مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز حضور کی خدمت میں کئی خط لکھ چکے ہیں۔ اور دیگر بزرگوں اور عزیز و اقرباء کی خدمت میں بھی کئی خط بھیج چکے ہیں۔ مگر ڈاک کا انتظام خراب ہونے کی وجہ سے صرف تین چار خطوط کے پہنچنے کی اطلاع ملی ہے۔ مجھے خیال آیا کہ جماعت اور مولوی صاحب کے حالات مختصر طور پر لکھ کر حضور کی خدمت میں بھیجوں اور تا حضور کی دعاؤں کا جو مسیحائی کا اثر رکھتی ہیں، امیدوار ہوسکوں۔ عاجزانہ طور پر حضور کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

انڈین نیشنل آرمی کے خلاف جدوجہد

۱۹۴۲ء کے شروع میں جب جاپانی سنگاپور میں آئے، تو پروپیگنڈا شروع ہوا کہ ہندوستانی فوجیوں کی ایک فوج بنائی جائے۔ اور جاپانیوں سے امداد لی جائے۔ ماد سنگ کے قریب موہن سنگھ نے I.N.A. بنائی۔ اور لیگ بنائی۔ جو فوجی اسکے مخالف تھے۔ انہوں نے کیمپوں کو چھوڑ کر اندرون شہر میں پناہ لینی شروع کی۔ اور کئی دوست مولوی صاحب سے امداد کے طالب ہوئے۔ مختلف اوقات میں مولوی صاحب نے قریباً ۲۰ فوجیوں کو مختلف مکانوں میں چھپا کر رکھا۔ جو لوگ شامل نہیں ہوتے تھے۔ ان پر بہت ظلم و ستم کیا جاتا تھا۔ کئی فوجیوں سے جبراً دستخط لئے گئے۔ دو تین احمدی نوجوانوں سے بھی دستخط لئے گئے۔ جب مولوی صاحب کو معلوم ہوا۔ تو ان کے کیمپ میں جا کر انہیں سمجھایا۔ اور مولوی صاحب کے کہنے پر انہوں نے درخواست دی۔ کہ ہم اس تحریک سے بیزار ہیں۔ اور مذہباً اسمیں شامل نہیں ہوسکتے۔ جو مخالفت کرتا۔ اسکو فوراً Concentration camp میں بھیج دیا جاتا تھا۔ ان احمدیوں کو بھی وہاں بھیجا گیا۔ ان کیمپوں میں جو جو ظلم کئے جاتے تھے سنکر رونگٹے کھڑے ہوتے تھے چونکہ مکرم مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور حضور کے رویاء و کشوف کی بناء پر پورا یقین تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود مولوی صاحب کو بھی اس تحریک کے شروع ہونے سے پہلے اس کے مضر اثرات اور ناکام انجام کی خبر دے دی تھی۔ اس لئے آپ نے اس کی سرگرم مخالفت شروع کر دی اس پر جاپانی I.N.A. اور جاپانی جناب مولوی صاحب کے درپئے آزار ہو گئے۔ تمام افراد جماعت کو طرح طرح سے تنگ کیا گیا۔ ایک دفعہ مولوی صاحب کو ایک کیمپ میں مخالفانہ پروپیگنڈا کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ کافی دن مقدمہ چلتا رہا۔ لیکن جب تک کوئی خلاف فیصلہ ہو اللہ تعالیٰ نے موہن سنگھ کا ہی فیصلہ کر دیا۔ اور I.N.A. کے ریکارڈ جلا دیئے گئے۔ جاپانیوں نے فوجیوں کو دوبارہ P.O.W. کیمپوں میں بھیج دیا۔ سویلین منتشر کر دیئے گئے۔ اس کے بعد جب دوبارہ راش بہاری بوس اور سبھاش چندر بوس کی کوششوں سے I.N.A. بنی۔ اور اس تحریک نے بہت قدم پھیلا لئے۔ تو مولوی صاحب موصوف نے بھی اپنی مخالفت کو تیز کر دیا۔ کونسل تک میں سوال اٹھایا گیا۔ کہ غلام حسین ایاز جو سخت خلاف پروپیگنڈا کر رہا ہے، اور اتنا مخالف ہے کیا وجہ ہے کہ ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ مگر ان لوگوں کو کیا معلوم تھا کہ اس مخالف کے ساتھ المصلح الموعود کی دعائیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ اور وہی اپنے ایک بندے کو ہر خطرہ اور مصیبت سے بچا رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ جناب مولوی صاحب کے حالات سنکر اور مقابلہ میں جاپانیوں کے مظالم کی شہر میں داستانیں سنکر مولوی صاحب کا زندہ بچ رہنا۔ اور علی الاعلان یہ پروپیگنڈا کرنے کے باوجود بچ جانا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت و نصرت کا مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور تم لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ تمہاری ناکامی کا فیصلہ زمین و آسمان کا مالک خدا کر چکا ہے۔ دشمنان احمدیت کی آنکھیں کھولنے کے لئے بہت بڑا نشان ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جسے بچانا چاہے اسکا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

آئی۔ این۔ اے کے خلاف جتھہ بندی

مولوی صاحب نے P.O.W. کی سامان خوراک کپڑوں اور نقدی کے ساتھ مقدور بھر امداد کی۔ جو جاپانیوں کی نظر میں خطرناک جرم تھا۔ اور آئی۔ این۔ اے کے ایک سرگرم ممبر اور افسر کو اپنے ساتھ ملا کر I.N.A. کے اندر مخالفین کا جتھہ تیار کیا۔ ایک کیمپ میں ۳۰۰ جوانوں کا اور ایک اور کیمپ میں ۲۰ آدمیوں کی ٹولی بنائی گئی تھی۔ ان کے علاوہ سویلین بھی ۲۰۰ کے قریب ہوں گے۔

سنگاپور میں I.N.A کا ایبوزیشن ڈپو اسی پارٹی کے قبضہ میں تھا۔ اگر موقعہ آجاتا اور سنگاپور پر حملہ ہوتا تو دنیا کو معلوم ہوجاتا کہ یہ کتنی طاقت تھی اور اس نے کیا کچھ کیا۔ ۱۹۴۵ء کے شروع میں برٹش گوریلا دستوں سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک آدمی کو سرمبن کولا لمپر بھیجا۔ اور انکا ایک نمائندہ بھی ملنے کے لئے آیا جسے جاپانی ڈیفنس اور اپنی تیاری کی تفصیلات دی گئیں اس نے ایک تجویز پیش کی کہ جب سنگاپور پر متوقع حملہ ہو تو آپ کمیونسٹ جھنڈا لیکر باہر آئیں۔ مگر اس کا فوراً انکار کر دیا گیا اور کہا گیا کہ ہم تو یونین جیک لے کر نکلیں گے۔ آخر نمائندہ نے یہ بات مان لی۔ یہ نمائندہ چینی تھا اور کمیونسٹ خیالات سے متاثر معلوم ہوتا تھا۔

جماعت احمدیہ کی غیر معمولی حفاظت

ان تاریک ایام میں اللہ تعالےٰ نے جماعت کو غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ ایک طرف تو جاپانی اور جاپانی نواز تنگ کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف انفرادی تبلیغ کے راستے کھل رہے تھے۔ احباب جماعت جو پہلے فتنوں کی وجہ سے نماز کے لئے بھی ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے۔ ہر وقت مخالف ان کے پیچھے لگے رہتے تھے۔ انہوں نے باقاعدہ انجمن میں آنا شروع کر دیا۔

جاپانیوں نے سنگاپور میں داخل ہوتے ہی سب مذہبی۔ سیاسی اور تجارتی سوسائیٹیوں کو بند کر دیا۔ صرف ایک دو جاپانیوں کے ساتھ ملی ہوئی تھیں قائم رہیں اور وہاں جاپانی پروپیگنڈا ہوتا تھا۔ یا I.N.A کا پروپیگنڈا ہوتا تھا۔ انجمن احمدیہ بظاہر نظر اس وجہ سے بچ گئی کہ رجسٹرڈ نہ تھی۔ اور باقی سب رجسٹرڈ تھیں۔ جناب مولوی صاحب نے انجمن کا بورڈ جس پر سنگاپور لکھا ہوا تھا۔ قریباً سوا سال کے بعد حالات کے انتہائی طور پر نازک ہو جانے کی وجہ سے اتار دیا۔ کیونکہ سنگاپور لکھنا جرم تھا۔ کیونکہ سنگاپور کا نام بدل کر Soynan رکھا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اور فضلوں کے علاوہ ایک بڑا فضل یہ فرمایا کہ جب جاپانیوں نے سوسائٹیوں کو ختم کیا۔ تو پارٹیوں کے چیدہ اور سرغنہ آدمی گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیئے اور ان پر ظلم شروع کر دیا۔ اسکی زد میں بڑے بڑے مخالفین احمدیت آ گئے اور انہیں سر اٹھانے کی تاب نہ رہی۔ اس طرح تبلیغ کے لئے راستہ کھل گیا۔ دنیاوی طور پر جاپانی M.P اور مقامی C.I.D جماعت احمدیہ کو تنگ کر رہے تھے۔ اور اس وجہ سے عرصہ حیات تنگ ہو رہا تھا۔ لیکن مومنوں کے دل اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو دیکھ دیکھ کر خوش تھے۔

جاپانیوں کے مظالم کا نمونہ

جاپانیوں نے اکثر عجیب وغریب طریقوں سے ظلم ڈھائے۔ ایک خطرناک ظلم یہ تھا۔ کہ ایک علاقہ کے آدمی دوسرے علاقہ میں اور دوسرے علاقہ کے سنگاپور میں زبردستی پکڑ کر لے جاتے اور اس طرح وہ لوگ بھوکے مرتے ہوئے جاپانیوں کی لیبر کور میں داخل ہو جاتے۔ بعض علاقوں میں رعب جمانے اور تنگ کرنے کے لئے لوازمات زندگی پر کنٹرول کر دیتے اور مار پیٹ کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ کبھی لالچ بھی دیتے۔ اور ایسی خوفناک فضاء پیدا کر دیتے کہ مجبوراً اس علاقہ سے لوگ بھاگ کر دوسرے علاقہ میں چلے جائیں۔ اس طرح بھاگنے میں جاپانی حوصلہ افزائی کرتے۔ اس سے ان کے دو بڑے مقصد تھے۔ ایک تو یہ کہ سستی لیبر مل جائے۔ اور دوسرے یہ کہ بڑے شہروں کی آبادی کم ہو جائے اور انہیں زیادہ مکان مل جائیں۔ اس ظلم کی زد میں کئی احمدی بھی آئے اور کئی ابھی تک لاپتہ ہیں۔ حضور کی خدمت میں ان مظلوم بھائیوں کی خیر و عافیت سے گھروں میں واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔

جماعت احمدیہ کی ترقی

ان حالات میں کئی خاندانوں کو اللہ تعالیٰ آغوش احمدیت میں کھینچ لایا۔ اندازہ ہے۔ کہ اس وقت کل جماعت اڑھائی سو افراد پر مشتمل ہے۔ اور جو خاندان دوران جنگ میں احمدی ہوئے ہیں۔ ان کے مرد و عورت ملا کر ۸۰ کی تعداد ہوگی۔ کئی نئی جگہوں میں احمدیت قائم ہو گئی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ قابل ذکر جگہ جزیرہ انابمس ہے۔ جو سنگاپور سے ۱۶۰ میل کے قریب دور ہے۔ وہاں کا امیر یحییٰ صاحب ان کا خاندان مع ۲۰ افراد کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ امیر ڈسٹرکٹ آفیسر کی طرح ہوتا ہے۔ اور جزیرہ کا سب سے بڑا آدمی ہے۔

نصرت الٰہی کے عظیم الشان نشانات

اللہ تعالےٰ نے جماعت کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے بے شمار نشان دکھائے مثلاً۔ جب انگریز واپس آنے لگے اور دونوں طرف سے گولہ باری ہو رہی تھی۔ تو ایک گولہ کے پھٹنے سے محلہ میں آگ لگ گئی۔ اور آگ نے بڑھتے بڑھتے دفتر انجمن احمدیہ کے قریب آنا شروع کر دیا۔ جس سرعت کے ساتھ آگ پھیلتی جا رہی تھی اور جس قدر آگ قریب آتی جا رہی تھی اسے دیکھ کر احباب جماعت پریشان تھے۔ مولوی صاحب کے مکان کے پاس لکڑیاں بھی پڑی تھیں۔ خیال تھا کہ سامان نکالنا بھی مشکل ہے۔ اس وقت کچھ آدمیوں نے سامان نکالنا چاہا تو مولوی صاحب نے منع کر دیا اور کہا فکر نہ کرو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔" آگ انجمن احمدیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کمزور اور بے بس بندوں کی آواز کو سنا اور ان کی دعا کو قبول فرمایا۔ مولوی صاحب کے منہ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ فوراً آگ نے پلٹا کھایا اور بیچ میں چند مکان چھوڑ کر انجمن کے آگے پیچھے کے مکانوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اور انجمن احمدیہ کی برکت سے ساتھ کے مکان بھی بچ گئے۔

اسی طرح ایک احمدی حاجی عبداللہ صاحب جو پچھلے دنوں وفات پا چکے ہیں ان کے احمدی ہونے کا واقعہ بھی اللہ تعالےٰ کے نشانوں میں سے ہے۔ ان کے لڑکے پر چوری کا الزام لگایا گیا۔ اور وہ کہیں بھاگ گیا۔ جاپانی تو ایسا موقعہ تلاش کرتے تھے۔ ایک جاپانی سپاہی ان کے گھر جاتا انہیں اور ان کے بیوی بچوں کو پیٹتا اور بے عزتی کرتا۔ اور لڑکے کا پتہ پوچھتا۔ حاجی صاحب مولوی صاحب سے دعا کے خواستگار ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے مولوی صاحب کی دعا قبول فرمائی۔ اور چند دن کے بعد وہی جاپانی حاجی صاحب کو ایک دن کسی دوکان میں داخل ہوتے دیکھ کر ان کے پیچھے پیچھے آیا اور سامنے آ کر بار بار جھکنے لگا۔ گویا وہ اس طریق سے پہلے سلوک پر نادم ہونے کا اظہار کر رہا اور منت سماجت کر کے معافی مانگ رہا تھا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر حاجی صاحب پر صداقت احمدیت کھل گئی اور وہ احمدی ہو گئے۔

مکرم مولوی صاحب کی علالت

مکرم مولوی صاحب پچھلے دنوں بہت بیمار ہو گئے تھے۔ بازو میں درد کی شکایت تھی۔ اب بفضل خدا درد میں بہت کمی ہے۔ کمزوری باقی ہے۔ انشاء اللہ وہ بھی دور ہو جائیگی۔ میرے خیال میں جاپانیوں کے وقت خوراک کی کمی۔ اور ہر وقت کے خوف وہراس اور کام کی زیادتی کی وجہ سے ان کے اعصاب پر اثر پڑا اور کمزور ہو گئے۔ اس وقت تو ایک دھن تھی۔ جوش تھا جس میں کمزوری ظاہر نہ ہوتی۔ لیکن جب دوبارہ انگریز آئے حالات نے پلٹا کھایا۔ اور ہر وقت کا خوف وہراس ختم ہوا تو اعصاب کی کمزوری درد کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

جناب مولوی صاحب کا قابل صد رشک اخلاص

شروع شروع میں جب میں سنگاپور آیا تو مولوی صاحب کی حالت دیکھ کر مجھ پر گہرا اثر تھا۔ کہ اب انہیں واپس چلے جانا چاہیئے لیکن چند دن ہوئے مولوی صاحب سے اس بارہ میں گفتگو ہوئی تو مولوی صاحب نے میرے خیالات کو بالکل بدل کر رکھ دیا۔ مولوی صاحب نے کہا اگر حضور کا حکم ہوا تو اور بات ہے۔ لیکن اگر میرے اختیار کی بات ہوتی تو میں اس وقت تک واپس جانے کا خیال دل میں لانا بھی پسند نہیں کرتا جب تک مقامی طور پر کوئی ایسا آدمی نہ مل جائے جو میرے بعد جماعت کی تنظیم قائم رکھ سکے۔ اور جب تک اپنی مسجد نہ بن جائے۔ سب سے زیادہ انہیں اصلاح جماعت اور تنظیم کو بڑھانے اور جماعت کو پیغام حق دوسروں تک پہنچانے کے قابل بنانے کی فکر ہے۔ جماعت کا زیادہ تر حصہ یا تو جنگ کے شروع ہونے کے قریب یا دوران جنگ میں احمدی ہوا اور جتنی توجہ اب ان کی اصلاح کے لئے مولوی صاحب کر سکتے ہیں۔ جاپانیوں کے وقت میں نہیں کر سکتے تھے۔ بعض وقت معمولی باتوں کا بھی مولوی صاحب ک

فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ احباب جماعت کا سلسلہ احمدیہ اور مولوی صاحب سے اخلاص و محبت دیکھ کر رشک آتا ہے۔

جماعت کی تعلیم و تربیت

مکرم مولوی صاحب جہاں ہر لحاظ سے مقامی جماعت کے احباب کو ٹرینڈ کر رہے ہیں۔ وہاں بچوں کا خاص خیال رکھتے ہیں ایک بات قابل تعریف یہ ہے۔ کہ بچوں کو جو انجمن کے قریب رہتے ہیں۔ تبلیغی مضمون زبانی یاد کروا کر جس دن مقامی اور دوسرے بھائی کافی تعداد میں نماز پڑھنے کے لئے اکٹھے ہوں تقریر کرواتے ہیں۔ اگرچہ میں ملائی زبان نہ جاننے کی وجہ سے سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن جب قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالے تقریر میں آتے ہیں۔ تو سمجھ جاتا ہوں۔ کہ فلاں مضمون پر تقریر ہے مولوی صاحب کا جو مقصد ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی عطا فرمائی ہے اور اب یہ لڑکے خواہ کتنے آدمی بیٹھے ہوں۔ خواہ واقف ہوں یا ناواقف اُن کے سامنے بلا حجاب اور بغیر ہچکچاہٹ تقریر کر سکتے ہیں۔ چار یا پانچ لڑکے اس ارادہ کو دماغ میں میخ کی طرح گاڑے ہوئے ہیں۔ کہ بڑے ہو کر قادیان جائیں گے۔ اور وہاں سے مبلغ اسلام بن کر ملایا میں تبلیغ احمدیت کا کام کریں گے۔ پانچوں وقت قریب رہنے والے سب بچے نماز میں شامل ہوتے ہیں اور ادھر ادھر لڑکوں میں پھرنے کی بجائے زیادہ وقت انجمن میں گذارتے ہیں۔

احمدیہ سکول جاری کرنیکی تجویز

مکرم مولوی صاحب کی بہت بڑی خواہش ہے۔ کہ اپنا احمدیہ سکول جاری کر سکیں مالی مشکلات جگہ کی تنگی۔ اور احباب جماعت کے مکان دور دور ہونے کی روکاوٹیں ہیں فی الحال انجمن کے نزدیک رہنے والے چھ لڑکوں کی کلاس بنائی گئی ہے۔ اور انہیں عربی کی تعلیم دینے کے لئے چالیس روپیہ ماہوار پر استاد مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ۳/۱ بجے سے ۵ بجے تک بعد دوپہر پڑھاتا ہے۔ مولوی صاحب بھی اس وقت آسان زبان میں تبلیغی مضمون یاد کراتے اور تعلیم احمدیت دیتے ہیں۔

تحریری تبلیغ

تحریری تبلیغ میں گرانی اور سامان اشاعت کی کمیابی اور مالی مشکلات حائل ہیں۔ کام چلانے کے لئے انگلش اور علاقائی زبان کا ٹھیک ایک ٹائپ رائیٹر ہے۔ اشتہارات کی تیاری کے لئے دو آدمی ۴۰-۴۰ روپے ماہوار پر اور ایک بغیر تنخواہ کے مقرر کیا گیا ہے۔ اشتہار کا مسودہ مولوی صاحب تینوں کو اکٹھا لکھواتے ہیں۔ مسودہ صاف ہونے کے بعد ایک آدمی ٹائپ کرتا ہے۔ اشتہار انشاء اللہ جلد طبع کر تیار ہو جائیں گے

تبلیغی تیاریاں

مکرم مولوی صاحب باوجود بیماری کے نو وارد فوجی بھائیوں کی تربیت کے لئے بھی بہت کوشش و محنت فرماتے ہیں۔ اور انہیں مختلف امور کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ عام اصلاح کے لئے اور تبلیغ کی ٹریننگ کے لئے ہر اتوار کو میٹنگ مقرر کر دی گئی ہے۔ سوائے شاذ و نادر کے جن کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ تمام دوست دو بجے جمع ہوتے ہیں۔ اور میٹنگ میں اپنی باری پر ہر ایک کو لازمی طور پر تقریر کرنی ہوتی ہے۔ جو اَن پڑھ ہیں۔ ان کے لئے سہولت ہے کہ اپنی باری آنے پر قرآن مجید کی کوئی آئیت معہ ترجمہ پڑھ کر سنا دیں۔ اور جو پڑھے لکھے ہیں۔ لیکن گذشتہ زندگی میں تقریر نہیں کی۔ انہیں مولوی صاحب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نوٹ کروا دیتے ہیں۔ اور اس طرح دو تین ہفتہ کے بعد آسان مضمون تقریر کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جو تقریر کرنا جانتے ہیں۔ اُن کو مشکل مضمون ؟

عام طور پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ذکر حبیب۔ حضور کے دعویٰ "المصلح الموعود" فتنہ سوشلزم اور درستی اخلاق پر تقریریں کرائی جاتی ہیں

مکرمی مولوی محمد دین صاحب مجاہد کا ذکر

کچھ عرصہ ہوا اخبار الفضل میں مکرم مولوی محمد الدین صاحب مبلغ افریقہ کے متعلق خبر چھپی تھی۔ کہ ملایا میں جاپانیوں کے قیدی ہیں۔ جاپان نے جن سویلین ہندوستانیوں کو قید کیا تھا۔ اور فوجی بھی ان کی اکثریت ہندوستان چلی گئی ہے۔ مکرم مولوی صاحب کو مولوی محمد الدین صاحب مبلغ افریقہ کا دوران جنگ میں کوئی پتہ نہیں ملا۔ اور اب بھی کوئی پتہ نہیں۔ اگر سنگاپور میں ہوتے تو انجمن میں کوئی نہ کوئی خبر مل جاتی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو خیریت سے قادیان دارالامان میں پہنچائے آمین

درخواست دعا

پیارے آقا۔ مکرمی مولوی صاحب کی صحت کے لئے اور ترقی احمدیت کے لئے درخواست دعا عرض خدمت ہے مولوی صاحب کو پہلے سے بہت افاقہ ہے۔ اور درد میں کمی ہے۔ کمزوری باقی ہے۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے آرام نہیں آرہا۔ مولوی صاحب تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کرنے اور اصلاح جماعت کی طرف پوری توجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سب علاقوں کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر جگہ سے احباب جماعت بار بار بمقصد منت بلا رہے ہیں جہاں نئے احمدی ہوئے ہیں۔ ان جگہوں پر جانا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

دشمنان احمدیت جو دبے ہوئے تھے اب پھر سر نکال رہے ہیں۔ اور مخالفت بڑھ رہی ہے۔ ان کے شر اور فتنوں سے اللہ تعالیٰ نے پچھلے دنوں جماعت کو بچایا ہے۔ حضور کی خدمت اقدس میں درخواست ہے۔ کہ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی عطا فرمائے اور فتنوں سے محفوظ رکھے پیارے آقا۔ آخر پر اپنے لئے بھی عاجزانہ طور پر درخواست دعا عرض ہے۔ دینی و دنیاوی ترقیات اور خدمت سلسلہ واحمدیت کی توفیق کیلئے اور حضور کے ارشادات پر عمل کیلئے۔

انتخابات کے متعلق ضروری اعلان

۱۔ حلقہ لدھیانہ کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تمام احمدی ووٹ نیز اُن کے زیر اثر ووٹ رائے محمد اقبال صاحب کے حق میں گذارے جائیں:۔

۲۔ سر نواب مخدوم مرید حسین صاحب قریشی دیونی نسٹ امیدوار کے متعلق امداد دینے کا فیصلہ قرار پایا ہے۔ اس لئے تمام احباب اُن کی امداد فرمائیں۔

۳۔ تحصیل نکودر ضلع جالندھر کی احمدی جماعتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے ووٹ ولی محمد صاحب گوہیر مسلم لیگ اُمیدوار کے حق میں گذاریں۔ ناظر امور عامہ

کولمبو میں ایک مخلص موصی کا انتقال

کولمبو میں اے۔ ایم۔ ایس۔ سید احمد صاحب جماعت احمدیہ ساؤتھ انڈیا و سیلون کے مخلص احمدیوں میں سے ایک مشہور آدمی تھے۔ آپ تقریباً ۲۵ یا ۳۰ سال گذرے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کولمبو میں کاروبار کرتے تھے۔ مرحوم ۲۸ دسمبر کو کولمبو تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچتے ہی ان کی دل کی حرکت کمزور ہونے لگی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق باقاعدہ علاج کرانے کے لئے انہیں جنرل ہسپتال میں لے جانا پڑا۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ آخر ۱۱ جنوری کو جمعہ کے دن مرحوم اپنے حقیقی مولا کے پاس جا پہنچے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر تحریک میں حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی وفات سے ایک گھنٹہ پہلے اپنے بھائی عبدالرحمٰن صاحب کو بلا کر وصیت کی۔ کہ میری وفات کے بعد میرے لڑکوں کو دینی تعلیم دلانے کے لئے قادیان بھیجا جائے۔ بالآخر احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ دے۔

بشیر احمد از ساتانکلم رضویہ مدراس

ہمارے امام کے ہم سے مطالبات

"ہر پڑھنے والا خود پڑھ کر اس طرف توجہ کرے اور دوسروں کو توجہ دلائے"

جماعت احمدیہ! آج سے ۱۳۰۰ سال قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غزوہ حنین میں حضرت عباس رضؓ سے فرمایا کہ میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے صحابہ کو پکار دو آپ نے آواز دی کہ اے لوگو **خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔** ان لوگوں (رضی اللہ عنہم) نے جو ایمان کا نمونہ دکھایا وہ یہ تھا کہ آواز کان میں پڑتے ہی جن کی سواریاں واپس نہ مڑیں انہوں نے ان کی گردنیں اڑا دیں۔ اور پیدل ہی میدان جنگ میں واپس آ گئے۔ وہ دفاعی جنگ تھی۔ آج کا رزار اس سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ ہم نے ڈوبتوں کو بچانا ہے راہ گم کردہ کو راہ دکھانا ہے۔ **خدا کا خلیفہ تم سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اے احمدیہ جماعت میدان عمل میں آ۔ اور ڈوبتے ہوؤں کو بچا۔** مطالبہ بھی وہ ہے کہ اے جماعت کے افراد اگر تم نے ان مطالبات کو پورا کر دیا۔ تو تمہارا نام رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ ورنہ اگر تم نے ان معذوریوں کی سواریوں کی گردنوں کو نہ کاٹا تو تمہارا حشر ان میدان سے بھاگے ہوئے کمزور ایمان والوں کی طرح ہو گا۔ پس مقام خوف ہے **اے احمدیہ جماعت** تمہاری سواریاں تمہاری معذوریاں ہیں۔ اور وہ عذر ہیں۔ جو ان مطالبات کے پورا کرنے سے تمہیں دور لے جانے والے ہیں۔ پس تم اگر چاہتے ہو۔ کہ ان صحابہ رضؓ کے مثیل کہلاؤ۔ تو ضروری ہے۔ کہ ان سواریوں کی گردنیں اڑا دو۔ اور میدان عمل میں یہ کہتے ہوئے واپس آ جاؤ کہ لبیک لبیک یا خلیفۃ اللہ۔ تا اللہ تعالے تمہارے لئے بھی یہ کہے کہ رضوا عنہ۔ و رضی اللہ عنہم

انہوں نے دو جہاد کئے عمل وزبان سے تبلیغ کی اور دفاعی جنگ تلوار سے لڑی۔ تم نے بھی عمل اور زبان سے تبلیغ کرنے کے علاوہ دلائل و براہین کے ذریعے جنگ کرنی ہے۔

ہمارے میدان عمل کا لائحہ عمل

حضور کے ہی الفاظ میں لائحہ عمل پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) **"تمام دوست اسلامی تمدن کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عہد کریں"۔**
یہ اپنے ذاتی عمل سے خاموش تبلیغی جہاد ہو گا۔

تقسیم ورثہ:- "ہر مخلص اقرار کرے کہ آئندہ وہ اپنی بیٹی اپنی بہن اپنی بیوی اور اپنی ماں کو وہ حصہ دیگا جو شریعت نے انہیں دیا ہے"۔

(۲) **حقوق نسواں:-** "عورتوں کے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھیں اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو تمام عورتوں سے یکساں سلوک رکھیں"۔

(۳) **امانت:-** "ہر احمدی یہ عہد کرے کہ آئندہ وہ پورا پورا امین ہو گا۔ اور کسی کی امانت میں خیانت نہیں کریگا"۔

(۴) **خدمت خلق:-** "خود محنت کر کے اپنے گاؤں وغیرہ کی صفائی کریں۔ سڑکوں اور گلیوں سے گند دور کریں"۔

(۵) **احمدیہ دار القضاء:-** "سوائے ان مقدمات کے جن کا از روئے قانون عدالت میں جانا ضروری ہے۔ باقی سب مقدمات کا فیصلہ اپنے قاضی سے شریعت کے مطابق کرائیں"۔

(۶) "مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و انصار اللہ قائم کریں"۔ تا نوجوانوں اور بچوں کی ایک تنظیم کے ماتحت تربیت ہو۔ یہ ہے عمل سے خاموش تبلیغ۔

یاد رکھو کہ تبلیغ ہی ہمارا جہاد ہے۔

جہاد کی سرگرم صورت

یہ جہاد میدان عمل میں آنے سے ہو گا۔ اور ان غزوات کے مشابہ ہو گا۔ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں ہوئے۔ یعنی

(۱) **"وقف رخصت" (۲) "وقف رخصت موسمی" (۳) "وقف پنشن یافتگان"۔ (۴) "صاحب پوزیشن لیکچرار کا لیکچر دینا"۔**

جماعت احمدیہ کے بعض افراد سے ان کی سواریاں قابو میں نہ آئیں تو اس آواز سے دور تر ہوتے چلے گئے اور اپنی فتح اور کامیابی کو کئی سال پیچھے ڈال دیا۔ اس التوا کی ذمہ داری جماعت کے احباب پر ہے۔ جنہوں نے پیارے امام کی آواز کو نہ سنا آج اس آواز کو پھر دوہرایا جاتا ہے۔ حضور کے ہی الفاظ میں یعنی:-

(۱) **وقف رخصت:-** "ملازمین! اپنی رخصتیں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کریں"۔ ہماری جماعت میں کافی تعداد ملازمت پیشہ احباب کی ہے۔ اور ہر ملازم کو سال میں ایک یا دو یا تین ماہ تک رخصتیں ملتی ہیں۔ سال بھر میں چند ماہ تبلیغ کے لئے گھر بار چھوڑ کر نکل جانا کچھ مشکل نہیں۔ معمولی معمولی تکالیف برداشت کرنا کوئی ایسا امر نہیں کہ اس کے پیش نظر بڑا اجر ضائع کیا جا سکے۔ ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ ہمارے آقا کا مطالبہ ہے کہ وہ اپنی رخصتیں وقف کرے۔

مبارک ہے وہ جو اپنے پیارے امام اپنے پیارے آقا کے مطالبہ کو پورا کرتا ہے

(۲) **وقف رخصت موسمی:-** "زمیندار اور تاجر اور دیگر پیشہ ور لوگ جنہیں ایک یا دو یا تین ماہ جتنے عرصہ کی بھی فراغت ہو سکتی ہے تبلیغ کے لئے وقف کریں"۔

(۳) **وقف پنشن یافتگان:-** "پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ چھوٹی سرکار سے پنشن لے کر بڑی سرکار کا کام کریں"۔
ہزاروں احمدی پنشن لے کر گھروں میں بیٹھے ہیں۔ اگر وہ تبلیغ کے لئے اپنے تئیں وقف کر دیں۔ تو ان کے لئے ان کی یہ قربانی اجر عظیم کے پیش نظر کچھ بھی نہیں۔

(۴) **صاحب پوزیشن لیکچر دیں:-** "ایسے دوست جو اپنے عہدہ کی وجہ سے سوسائٹی میں پوزیشن رکھتے ہوں۔ خدمت دین کے لئے تقاریر کریں"۔

آجکل ہمارے معزز احباب جو سوسائٹی میں پوزیشن رکھتے ہیں۔ ان کے لئے تبلیغ کرنا بہت دوبھر ہوتا ہے۔ اور معذوری کی سواری کا ان کے قابو میں آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ایسے احباب سے خدا کا خلیفہ یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ میدان عمل میں تشریف لائیں۔ اور تقاریر کا انتظام کریں۔ اور دیگر احباب جماعت عہدہ داران کو مجبور کریں۔ کہ وہ صداقت احمدیت و اسلام پر لیکچر دیں۔ کیونکہ ان کی بات کا بہر حال زیادہ اثر ہوتا ہے۔

جہاد کے لئے ہمارے امام نے ہم سے یہ مطالبات کئے ہیں۔ اگر آپ صحابہ رضؓ کے مثیل کہلانا چاہتے ہیں تو اس امر کو پیش نظر رکھیں۔ کہ ان کے لئے جب ان کی سواریاں رک گئیں۔ تو ان کی گردنیں انہوں نے کاٹ ڈالیں۔ ہماری روک ہماری معذوریوں کی سواریاں ہیں۔ جب ہم ان عذرات کی گردنیں کاٹ ڈالیں گے۔ اس وقت یقیناً خدا تعالے عرش سے کہیگا کہ رضیت عنکم

مبارک ہیں وہ وجود جو اب بھی توجہ کریں۔ اور جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہہ کر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے گھروں سے باہر نکلیں۔ ایسے وقف کنندگان کو دوسرے صوبوں کے ان علاقوں میں بھجوایا جائے گا۔ جہاں ابھی آواز حق بلند نہیں کی گئی۔ اور پیاسے منتظر بیٹھے ہیں۔ کہ کوئی آئے۔ اور حقیقی راہ کی طرف چلائے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

سواد اعظم اور غیر مبایعین

قرآن کریم سورہ جمعہ کی آیت واخرین منھم لما یلحقو بھم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت روحانی طور پر نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ کرام سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے روحانی طور پر مشابہت رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی ومارأی (خطبہ الہامیہ) یعنی جس نے میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے درمیان فرق کیا۔ اس نے نہ مجھے پہچانا نہ دیکھا۔ اور واٰخرین منھم لما یلحقو بھم کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے۔ تمام اکابر مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ میں ہوں گے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فیض اور ہدایت پائیں گے" (تحفہ گولڑویہ صـ۱۵۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ اتبعوا لسواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار (مشکوٰۃ جلد اول باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ثانی صفحہ ۳۰ مطبوعہ مطبع اصح المطابع نور محمدؐ)

یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو۔ کیونکہ جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوتا ہے۔ وہ آگ میں علیحدہ کیا جائیگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بھی فرماتے ہیں۔ الزموا لسواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ (نہج البلاغۃ جلد اول مطبوعہ مصر صـ۲۶۱) یعنی بڑی جماعت سے چمٹے رہو۔ کیونکہ خدا کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ آج جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بروز کامل رسول خدا صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم نے آکر حق اور باطل کے درمیان فرق کیا۔ اور مومن کو کافر سے اور طیب کو خبیث سے جدا کردیا۔ یہی حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جاری ہے۔ اور یہ حق اور باطل کے درمیان فرقان عظیم ہے۔ یعنی اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ پس جو جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں بڑی [illegible] ہوگی۔ وہ حق پر قائم ہوگی۔ اور خدا کے منشاء کے مطابق چلنے والی ہوگی۔

سو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اور خدا تعالیٰ کی گذشتہ فعلی شہادت کو مدنظر رکھتے ہوئے آج خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت ہی "سواد اعظم" کی مصداق ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت و نصرت بھی اس کے شامل حال ہے۔ اہل پیغام کے جدا ہو۔۔۔ اپنی کثرت پر اترانے کے چند ہی روز کے اندر خدا تعالیٰ نے قلت سے فوراً [illegible] کثرت میں تبدیل کرکے جماعت کو "سو[اد اعظم]" کا مصداق بنادیا۔ اور پیغامیوں کی یا[د] [illegible] بہت کم ہوگئی۔ مگر حضرت امیر الم[ومنین] المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ [العزیز] اطال اللہ بقاءہٗ والطلع شموش طاعتہ [illegible] جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دن دگنی [رات] چوگنی ترقی کررہی ہے۔ اس جماعت سے [کٹ] کر غیر مبایعین اپنے قول و فعل [سے] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب [کر رہے] ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو آپ کو موعود [اقوام] عالم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ و[سلم] کا کامل بروز بناکر بھیجا۔ مگر باوجود اس [کے] آپ کی قوت قدسیہ اتنی محدود [ہے] کہ آپ کی وفات کے چھ سال بعد ہی جما[عت] کی اکثریت خراب ہوگئی۔ اور صراط م[ستقیم] سے بھٹک گئی۔ اور یہ اکثریت دن بد[ن] [ترقی] کرتی جارہی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں [ایک] سی پارٹی حق پر رہی۔ کیا ایسی جماعت [کو] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلا[م] [قیامت] کے دن فخر کریں گے۔ اور خوشی کے مارے نہ سمائینگے۔ اور کیا ایسی جماعت سرور [کائنات] رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے [بروز] کی سچائی اور آپ کے منجانب اللہ منع[م] مظفر ہونے کا ثبوت ہوسکتی ہے۔ اور [اس کے] مقابلہ میں وہ جماعت جو انبیاء کی جماعتو[ں] [کی طرح] پر دن بدن ترقی کررہی ہے۔ اور دنیا [کے] اطراف و ممالک میں مبلغ بھیج رہی ہے۔ [اسلام] شائع کررہی ہے۔ اموال خرچ کررہی [ہے] ہر قسم کے جہاد میں کوشاں ہے۔ اور دور [دور] کے لوگ اس میں شامل ہوکر محمد رسول اللہ [صلی اللہ] علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام بن رہے ہیں۔ ا[سے] مسیح موعود علیہ السلام قیامت کے دن [بری] نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور منہ پھیر لینگے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہی وہ جماعت [ہے] [جو] آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے [ارشاد] کے مطابق اپنے مطاع و مصلح موعود [کی] قیادت و اطاعت میں آنحضرت صلی اللہ [علیہ] وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام [کو] خوش کررہی ہے۔

(خاکسار صدر الدین مولوی فاضل وقف [illegible])

جماعت احمدیہ کے لئے ایک اہم اعلان

دوست ایک دوسرے تک اس کا مضمون پہنچانے کی کوشش کریں

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ سال چونکہ پارٹی سسٹم پر الیکشن کا پہلا سال ہے۔ اس لئے اس دفعہ الیکشنوں میں سخت گڑبڑ ہورہی ہے۔ احمدیہ جماعت کے لئے خاص طور پر مشکلات ہیں۔ کیونکہ پارٹی کے طور پر ان کو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے۔ اور نہ زمیندارہ لیگ نے۔ ہاں بعض افراد کے ساتھ مسلم لیگ نے اور بعض کے ساتھ یونینسٹ نے تعاون کیا ہے۔ مثلاً یونینسٹ نے نواب محمد الدین صاحب اور چوہدری انور حسین صاحب کو ٹکٹ دیا ہے۔ اور مسلم لیگ نے عبد الغفور صاحب تمر کو۔ پھر بعض لوکل حلقوں میں لیگ احمدیوں کی مخالفت کررہی ہے۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کررہی ہے۔ اور بعض جگہ یونینسٹ احمدیوں کی مخالفت کررہے ہیں۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کررہے ہیں۔ ان حالات میں طبعاً جماعتی پالیسی مختلف علاقوں میں مختلف صورتیں اختیار کرگئی ہے۔ پھر بعض جگہ ایک پارٹی احمدیوں سے کوئی حسن سلوک کرتی ہے۔ تو دوسری جگہ اس کے احسان کے بدلہ کے لئے احمدیوں کو اسکی مدد کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے مرکز کو تمام جماعتوں کی رپورٹوں کی بناء پر بعض دفعہ فیصلہ کے بعد فیصلہ بدلنا پڑتا ہے۔ اس سے جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اگر وہ اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے ہر منٹ پر مرکزی ہدایت کے مطابق اپنی پالیسی بدلنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس سے جسمانی اور دماغی کوفت تو ضرور ہوگی۔ لیکن سارے صوبہ کے احمدیوں کے مفاد چاہتے ہیں۔ کہ مقامی افراد اپنے احساسات کو قربان کردیں۔ تا مجموعی طور پر جماعت کا فائدہ ہو۔ اور یہی ایک عقلمند کا شیوہ ہوتا ہے اور ہونا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار :۔ مرزا محمود احمد ۲۸/۱/۴۶

مرحوم مولوی محمدؐ دلپذیر صاحب بھیروی کے حالات زندگی

والد بزرگوار مولوی محمدؐ دلپذیر صاحب
بھیروی قریباً پچاسی سال کی عمر میں سال
[illegible]
جون ۱۹۴۵ء میں جہان فانی سے رخصت
ئے - آپ کا نام والدین نے محمدؐ امین
تھا - بچپن میں آپ جب کریما پڑھا کرتے
آپ نے یہ شعر پڑھا - ؎

زباں تا بود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمدؐ بود دلپذیر

اس وقت آپ نے ارادہ کیا - کہ اگر
کبھی شعر کہنا آ جائے - تو میں اپنا تخلص
یہ رکھوں گا - چنانچہ ایسا ہی ہوا -
نے شعر و شاعری میں وہ کمال حاصل کیا
بی زبان میں آپ سے پہلے شعراء میں
یس اور اتنا دلچسپ رنگ کسی نے
نہیں کیا - آپ کا نام پنجاب میں اتنا
ور اور معروف ہے کہ بچہ بچہ جانتا
- اور پنجاب کے لوگ جہاں جہاں بھی
پ کی تصانیف بھی وہاں پہونچی - چنانچہ
میں بھی جہاں اس زبان کو کوئی جانتا
ہیں - جب آپ پہلی دفعہ ۱۳۳۹ھ میں
سے مشرف ہونے کے لئے گئے -
ے دن وہاں رہے - وہ پنجابی احباب
س مکہ میں سکونت قائم کر چکے تھے -
تمام برابر دعوتیں کرتے رہے -
ں کا صرف نام تصانیف کے ذریعے
ا تھا - کوئی ذاتی واقفیت نہ
آپ نے اس سارے سفر اور حج
کلام کو پنجابی نظم میں لکھا - جو رہنمائے
نام سے شائع ہو چکی ہے - اور
ری دفعہ ۱۳۵۳ھ میں صرف زیارت
کے لئے گئے - کیونکہ پہلی دفعہ وہاں
ہو سکے تھے - اس سفر اور مدینہ
ے حالات کو جنہیں آپ نے گلزار
ے نام سے ایک کتاب منظوم میں مفصل
- وہ بھی چھپ چکی ہے - آپ نے
ے اوپر کتابیں نظم میں لکھی ہیں
جتنی کسی پنجابی شاعر کی اسقدر
ثابت نہیں - قریباً ستر سال آپ
چلایا - آپ کی جسقدر بھی تصانیف

ہیں - سب کی سب مذہبی تعلیم کی کتابیں ہیں -
مسلمانوں کی دنیاوی اور دینی بہبودی کو
ہر تصنیف میں آپ نے مدنظر رکھا - شرک
اور بدعت کو ہر رنگ میں قوم سے دور کرنے
کی کوشش کی ہے -

آپ نے قرآن کریم کی آیات کی بنا پر
خطبات جمعہ اور عیدین مرتب کر کے پنجابی نظم
میں پہلی بار پیش کئے - اس سے پہلے کسی نے
نہیں کئے - اور وہ خطبات اسقدر رائج
ہوئے کہ پرانی طرز کے خطبے اب بالکل مفقود
ہیں - اور آپ کے ہی خطبے غیر احمدی علماء
اکثر مساجد میں پڑھ کر سنایا کرتے ہیں
سارے قرآن کریم کی تفسیر بھی آپ نے
پنجابی نظم میں لکھی ہے - جو پنجاب کے بچے
اور بچیوں کے لئے نہایت مفید ہے -
اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی تعلیم کی روشنی میں لکھی گئی ہے - آپ
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے صحابہؓ میں سے تھے - حضور کی زندگی میں
کئی کئی دن قادیان میں آ کر رہا کرتے - آپ
پہلی دفعہ قادیان میں اس وقت آئے -
جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جموں سے
قادیان آ گئے تھے - حضرت خلیفہ اولؓ آپ
کی والدہ صاحبہ کے رضاعی بھائی تھے -
اور آپ کے والد صاحب کے شاگردوں
میں سے تھے - ماں بیٹا قادیان میں حضرت
خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ملنے
کے لئے آئے - اور بیعت کر کے واپس
گئے - بعد میں کئی بار قادیان میں حضور
کی زندگی میں آئے - اور کئی کئی دن حضور
کی صحبت میں رہے - اور جلسہ سالانہ پر
بھی ضرور اہتمام کے ساتھ - حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
کی ملاقات کرنے کے سوا کبھی واپس نہ
جاتے - آپ نے آخری وقت میں حضرت
امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت
میں آخری سلام عرض کرنے کی وصیت
فرمائی - جو حضور کی خدمت میں پہونچا
دیا گیا -
آپ کا وعظ اور آپ کی تصانیف

غیر احمدیوں میں بہت ہی مقبول ہوئیں - آپ
ہمیشہ تصانیف وعظوں اور ملاقاتوں میں
ایسے رنگ میں احمدیت کا ذکر کرتے - کہ
جسے لوگ شوق سے سن لیا کرتے (منظور احمد)
مذکورہ بالا حالات اخی ڈاکٹر منظور احمد
صاحب کے نوشتہ ملے ہیں - اور میں ذاتی
طور پر مولوی دلپذیر صاحب کو جانتا ہوں
آپ نہایت عابد و زاہد - خاموش طبع -
مرنجاں مرنج بزرگ تھے - اور سلسلہ احمدیہ
کے مخلص فرد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے صحابی تھے - ان کو غیر احمدی
طبقے میں بوجہ متعدد تصانیف و
نامور شاعر ہونے کے ہر دلعزیزی
و مقبولیت حاصل تھی - آپ
کی اکثر کتابیں پنجاب کے
دیہات میں رائج ہیں - اور
پڑھی پڑھائی جاتی ہیں یغفر اللہ
لہٗ و لنا برحمتہ و فضلہ وھو
ارحم الراحمین ؎
(اکمل)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا:- (۱) عبدالرحیم صاحب
قادیان بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں (۲) رکن الدین
صاحب ہیڈ ماسٹر بلی ٹنگ کی لڑکی امتحان دینے
والی ہے - (۳) بابو فضل محمد صاحب آرسنل
کلرک فیروز پور عرصہ سے بیمار ہیں - (۴)
محمد عبد العزیز صاحب دارالرحمت کی خوشدامن
صاحبہ بیمار ہیں - احباب جماعت دعا کریں -

ایک نومسلم کی افسوسناک وفات
قادیان ۵ فروری - افسوس سے لکھا جاتا ہے
کہ مسمی ودھاوا صاحب ولد پیراندتا صاحب
نومسلم ساکن محلہ دارالصحت جو عرصہ سے بیمار
تھے - اور کل شدید بیماری کی حالت میں ہی
جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں
سٹریچر پر ووٹ دینے کے لئے آئے -
گذشتہ شب فوت ہو گئے - انا للہ وانا الیہ
راجعون - احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے
دعا کریں ؎

شکریہ!- اب میں بفضل خدا خیریت سے
ہوں - جن احباب نے میرے لئے دعا کی ان
کا شکریہ ادا کرتا ہوں - خاکسار ملک غلام محمدؐ از قصور

ولادت:- (۱) ۲۷ جنوری ۱۹۴۶ء کو مرزا
عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی کے ہاں لڑکی
تولد ہوئی - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ
بنصرہ العزیز نے حور جہاں نام تجویز فرمایا
مبارک ہو - (۲) محمد اسلم صاحب ملازم
سٹار ہوزری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا - اللہ تعالےٰ
خادم دین بنائے - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
تعالےٰ نے محمد نعیم نام رکھا - (۳) حافظ
مبین الحق صاحب دہلی کے ہاں ۳۰ دسمبر کو
لڑکی پیدا ہوئی - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی
ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نام انیسہ
تجویز فرمایا - اللہ تعالےٰ مبارک کرے -

وفات:- (۱) میاں حیات محمدؐ صاحب
کلمبی موضع کھاڑک تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
جو مخلص احمدی تھے - نمونیہ سے چند روز بیمار
رہ کر مالک حقیقی سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ
راجعون - غیر احمدیوں نے جنازہ پڑھا کیونکہ
وفات کے وقت کوئی احمدی وہاں موجود نہ
تھا - دعائے مغفرت کی جائے - اور جنازہ
غائبانہ پڑھا جائے (۲) میری ہمشیرہ آمنہ بی بی
چند ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گئی - انا للہ وانا الیہ
راجعون - جنازہ پر غیر احمدی موجود تھے -
لہذا مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست
ہے - غلام محمدؐ عبد قادیان (۳) مسمات
سردار بیگم صاحبہ موصیہ صحابیہ والدہ ڈاکٹر
محمد خان صاحب کیپٹن بعمر ۸۰ سال ۲۱ پوہ کو
نورنگ ضلع گجرات میں فوت ہوئیں - مغفرت
کے لئے دعا کی جائے - محمد عبد العزیز قادیان

اپنا سامان لے لیں:- شیخ عبد الغنی صاحب
جالندھری ۱۹۳۹ء سے اپنا گھریلو سامان
میرے پاس رکھ گئے تھے - اور اب وہ لاپتہ ہیں
سامان خراب ہو رہا ہے - مہربانی کر کے وہ
اس اطلاع کو پڑھتے ہی اپنا سامان واپس
لے لیں - محمد شفیع اسلم قادیان

ترقی عہدہ:- میرے والد شیخ
عبد الرحمن صاحب آف کپورتھلہ نائب
تحصیلدار ہو گئے ہیں - الحمد للہ - احباب
جماعت مزید ترقیات کے لئے دعا کریں
عبد الوہاب کپورتھلوی

نظارت دعوت وتبلیغ کے زیر اہتمام ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت

کراچی

سید احمد علی صاحب مبلغ اپنی تبلیغی رپورٹ ۷ تا ۲۴ جنوری میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۴ لیکچر دئیے۔ دو خطبات جمعہ پڑھے۔ جن میں جماعت کو تربیت و اصلاح کی تحریک کی۔ تبلیغی جلسے منعقد کر کے بھی مسائل کو واضح کیا۔ بعض افراد کو ترجمہ قرآن مجید اور دوسری تعلیم دیتا رہا۔ ان میں غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہیں۔ ہر صبح قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ اور عشاء کے بعد جماعت کی تعلیمی و تربیتی اصلاح کے مدنظر تفسیر کبیر اور تبلیغ رسالت کا روزانہ درس دیا۔ غیر احمدی اصحاب میں انگریزی۔ اردو عربی۔ ہندی اور گورمکھی تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔ ۵۶ افراد کو انفرادی طور سے ملاقات کر کے سلسلہ حقہ کا پیغام پہونچایا۔ ۸۸۲ میل کا سفر کر کے سترہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا بعض معزز اصحاب زیر تبلیغ ہیں۔ علاوہ ازیں جماعت کو دوسرے اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

بنگال

مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ ماہ دسمبر کی تبلیغی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں اس ماہ میں کل ۱۶ لیکچر دئیے۔ ۱۲ مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۵ افراد کو تبلیغ اسلام و احمدیت کی۔ کبھی کبھی تربیتی درس بھی دیتا رہا۔ ۲۲۸۲ میل کا ریلوے سفر کیا۔ ہر مقام کے دو چار احمدیوں کو تبلیغی نوٹ لکھائے۔ اور تبلیغ کے طریق بتائے۔ احباب جماعت کو چندوں کی باقاعدگی۔ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی تنظیم اور باقاعدگی کی تحریک کی۔ ایک شخص بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہؤا۔

مالابار

مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مالاباری مبلغ بکیم سے ۱۴ جنوری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں ۱۴ لیکچر دئیے۔ جو تبلیغی اور تربیتی امور پر مشتمل تھے۔ ان میں کافی حاضری رہی۔ پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۰۲ میل کا تبلیغی سفر بذریعہ بیل گاڑی، موٹر۔ اگن بوٹ اور پیدل کیا۔ بذریعہ ملاقات انفرادی طور پر تبیرہ افراد کو تبلیغ احمدیت کا موقعہ ملا۔ احمدی احباب کو تبلیغ کے متعلق تحریص اور ہدایات دی گئیں۔ تربیتی اصلاح اور دیگر جماعتی امور کی سرانجام دہی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آٹھ اصحاب بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس عرصہ میں مولوی احمد رشید صاحب مالاباری مبلغ بھی میرے رفیق کار رہے۔ اور جماعتوں میں دورہ کر کے تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ اور دوسرے امور میں بھی میری مدد کی۔

مکیریاں ضلع ہوشیارپور

مولوی روشن الدین صاحب مولوی فاضل مبلغ ۷ سے ۲۴ جنوری تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ایک لیکچر دیا۔ ۱۶ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۱۵ اصحاب کو پیغام احمدیت پہونچا کر تبلیغ اسلام و احمدیت کی۔ تربیتی و تبلیغی درس دئیے۔ ۷۵ میل کا سفر بذریعہ سائیکل تبلیغ کی غرض سے کیا۔ آٹھ اصحاب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حلقہ بگوش ہوئے۔ جماعتی تحریکات کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھی کوشش کی گئی۔ جماعت کے بعض افراد کو اعتراضوں کے جوابات سمجھائے۔ اور تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔

کلکتہ

سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ اپنی تازہ تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کلکتہ کی ایک معزز اور ذی ثروت لوگوں کی انجمن نے ۱۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو جناب مولوی دولت احمد خانصاحب خادم بی۔ اے کے لیکچر کا ۲۳ ولنگٹن سٹریٹ میں اہتمام کیا۔ آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنی تقریر میں ثابت کیا۔ کہ صرف اسلام ہی اس زمانہ کی تمام روحانی بیماریوں کا کامیاب علاج ہے۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحب انجمن نے خادم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ اس سے قبل ہمیں علم نہ تھا۔ کہ اسلام اسقدر خوبیوں کا حامل ہے۔

اور جنگ سے تباہ حال دنیا کیلئے اسقدر مفید ہدایات اس میں موجود ہیں۔ آپ نے ہندو سامعین کو اسلام کے مطالعہ کی ترغیب دلائی۔ اور پھر بھی اس قسم کی مفید باتیں سننے کی خواہش ظاہر کی۔

۳۰ نومبر کو احمدیہ دار التبلیغ میں انصار اللہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں جناب مولوی محمد صاحب بی۔ اے سیکرٹری دعوت و تبلیغ نے "اسلام میں مساوات" کے موضوع پر نہایت مفید لیکچر دیا۔

سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں۔ میں اکثر ایک .... (میس) میں جاتا ہوں۔ جہاں چاہیں کے قریب افسر اکٹھے رہتے ہیں۔ انہیں تبلیغ کا بہت عمدہ موقعہ ملتا رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ دفعہ وہاں گیا مختلف موضوع پر سلسلہ تبلیغ جاری رہا۔ سب اصحاب نہایت دلچسپی سے سنتے رہے۔

اس ضمن میں ایک خاص واقعہ کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ۱۳ دسمبر کو جبکہ میں وہاں تبلیغ کے لئے گیا ہؤا تھا۔ کہ غیر احمدی اصحاب دس غیر احمدی مولویوں کو لے آئے۔ اور ختم نبوت پر گفتگو شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت کامیابی عطا فرمائی۔ اور سامعین پر بہت اچھا اثر ہؤا۔ بالآخر یہ فیصلہ ہؤا۔ کہ تھوڑے دنوں کے بعد جناب مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کی واپسی پر مناظرہ کیا جائے۔ سیکرٹری صاحب نے ڈم ڈم کے ایک محلہ میں تبلیغ کرنے کے لئے جانے کا التزام کر رکھا ہے۔ ۲۳ دسمبر کو انہوں نے اپنے مکان پر جلسہ منعقد کیا جس میں اپنے رشتہ داروں کے علاوہ بعض غیر احمدی دوستوں کو بھی مدعو کیا ...... مولوی دولت احمد خانصاحب خادم کے تبادلہ پر الوداعی پارٹی دی گئی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے صدقے

آسنور

جماعت کے افراد نے مبلغ ۷۵ روپیہ جمع کر کے پانچ بکرے قریباً ساٹھ سیر گوشت اور ۱۹۲ سیر چاول غرباء میں تقسیم کئے۔ سرینگر کی جماعت نے ۲۷ روپیہ کی رقم یہاں ارسال کی تھی۔ وہ بھی غرباء میں تقسیم کی گئی۔

عبد الکریم

لجنہ اماء اللہ کیرنگ

لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے ایک قلیل رقم دس روپے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود بنصرہ العزیز کی علالت کے پیش نظر حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان روانہ کی۔ کہ حضور جیسے مناسب سمجھیں خرچ فرمائیں۔ جمعرات کو روزہ رکھا گیا۔ اور حضور کی صحت کاملہ کے لئے ایک بکرا ذبح کر کے مساکین اور غرباء میں تقسیم کیا۔ اور اجتماعی دعا بھی کی۔

قاضی گلشن حسن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ

محمد آباد اسٹیٹ سندھ

جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ نے ۲۴/۱ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازی عمر کیلئے دعا کی اور پانچ بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے۔ اور کچھ روپے نقد بھی غرباء میں تقسیم کئے۔

خاکسار فضل الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت محمد آباد

بانڈی پورہ کشمیر

بانڈی پورہ سے خواجہ ثناء اللہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے تمام جماعت نے جمع ہو کر دعا کی۔ ساڑھے چو[illegible] بطور صدقہ جمع کر کے مہتمم صاحب دار الشیوخ قادیان کو روانہ کئے۔ تا وہ غرباء پر صرف کریں

شنگھے وال ضلع جالندھر

جماعت احمدیہ میانوالی شنگھے وال نے جمع ... کی صحت کیلئے دعا کی۔ اور صدقہ کیلئے رقم جمع کی جو ... میں تقسیم کی گئی۔

بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی نے ۲۵ صلح ۱۳۲۵ھش کو پیارے آقا حضرت اقدس المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے اجتماعی دعا کی۔ اور مبلغ ۲۷ روپے کی رقم ... صاحب ضیافت کے نام یتامیٰ اور مساکین میں تقسیم کرنے کے واسطے روانہ کی اور بعض نے روزے بھی رکھے۔

محمد اسمٰعیل احمدی جنرل سیکرٹری

مکرم جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب ... حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ...

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۹۱۹۴ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ سعید احمد خاں صاحب سپروائیزر قوم قریشی عمر ۲۰ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیورات طلائی ۸ تولہ حق مہر بذمہ -/۸۰۰ روپیہ ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامتہ سعیدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد سعید احمد خاں سپروائیزر کلودنگ فیکٹری آگرہ گواہ شد محمد احمد ثاقب واقف زندگی

نمبر ۹۱۹۵ منکہ سعیدہ اختر زوجہ رشید احمد حیات صاحب قوم شیخ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کسمول افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اسوقت حسب ذیل زیورات ہیں۔ زیورات طلائی ۲۸ تولہ اسکے علاوہ سنگ مشین قیمتی -/۳۰۰ شلنگ ہیں اس تمام جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میرا مہر پانچصد روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے اور حق مہر میں اضافہ ہونے کی صورت میں بھی یہ وصیت اضافہ پر بھی حاوی ہوگی اور میری وفات پر کوئی مزید جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ سعیدہ اختر گواہ شد رشید احمد حیات خاوند موصیہ پوسٹ بکس ۱۲۳ کسمول گواہ شد شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۹۱۹۳ منکہ سردار بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمن صاحب قوم ککے زئی عمر ۴۶ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے ہے۔ میرا زیور ایک عدد جوڑی کلانئے طلائی وزنی سات ماشہ قیمتی -/۴۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ہوگی۔ الامتہ سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا زوجہ شیخ عبدالرحمن شیڈ کلرک انچارج نوشہرہ چھاؤنی گواہ شد محمد شفیع ولد شیخ میر محمد نوشہرہ ککے زئیاں۔ گواہ شد عبدالرحمن ولد شیخ میر محمد نوشہرہ ککے زئیاں۔

نمبر ۹۱۹۲ منکہ سکینہ بیگم زوجہ مولوی مصلح الدین احمد صاحب قوم جٹ کھوکھر عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد وحق مہر -/۲۰۰ روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی سات تولہ زیورات نقرئی ۳۲ تولے ہیں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگی۔ اس کی اطلاع دونگی۔ میرے مرنے پر جسقدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ سکینہ بیگم زوجہ مولوی مصلح الدین احمد دارالرحمت گواہ شد حکیم محمد اسمٰعیل گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۱۹۱ منکہ سردار سلطان زوجہ تفضل حسین شاہ صاحب قوم سید عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد میرا حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ ہے زیور کوئی نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ سردار سلطان موصیہ گواہ شد سید تفضل حسین شاہ خاوند موصیہ گواہ شد محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر کرتارپور ضلع جالندھر۔

نمبر ۹۱۸۸ منکہ سلطان احمد ولد صاحبداد صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ماجرہ ڈاکخانہ دیونہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد زمین زرعی تعدادی ۸ بیگہ قیمتی -/۳۲۰۰ روپیہ مکان رہائشی قیمتی -/۵۰۰ ایک گھاڈمیشں قیمتی -/۳۰۰ اور ماہوار تنخواہ -/۳۶ روپے ہے میں اس تمام جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میری جو جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سلطان احمد احمدی موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد احمد خاں نعیم انسپکٹر بیت المال گواہ شد محمد شریف بقلم خود۔

نمبر ۹۱۸۷ منکہ زینب بی بی زوجہ شیخ عبدالغنی صاحب قوم شیخ عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن گھونیوال حال کسمول افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اسوقت تین ہزار شلنگ نقد موجود ہے۔ طلائی زیورات ۲۰ تولہ ایک سنگر مشین قیمتی -/۲۷۵ روپے میں اپنا مہر وصول کر چکی ہوں۔ میں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ زینب موصیہ گواہ شد شیخ عبدالغنی خاوند موصیہ گواہ شد شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مشرقی افریقہ

نمبر ۹۱۸۶ منکہ زینب بی بی زوجہ محمد حسین صاحب قوم جٹ عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن فتحپور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے انعام طلائی وزنی ۵ تولہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ زینب بی بی زوجہ محمد حسین صاحب کنسٹیبل ۱۱۱۳ ڈسٹرکٹ پولیس لائن امرتسر نشان انگوٹھا گواہ شد محمد حسین خاوند موصیہ گواہ شد سید نذیر احمد کنسٹیبل ۹۹۵ پولیس لائن امرتسر گواہ شد شیخ عبدالغنی انسپکٹر وصایا آنریری

نمبر ۹۱۸۳ منکہ رحمت بی بی بیوہ چوہدری بہاول بخش صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن عادل گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد نقد -/۲۰۰ روپے زیور کوئی نہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ رحمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد رشید احمد باجوہ دانہ زید کا گواہ شد چوہدری غلام نبی بھاگووال

نمبر ۹۱۸۰ منکہ حشمت اللہ خاں ولد ملک نیاز محمد صاحب قوم ککے زئی افغان عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۹/۵۔ڈ ڈاکخانہ کسووال ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی جائیداد نہیں ہے مجھے اسوقت والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ملک حشمت اللہ خاں موصی گواہ شد ملک صلاح الدین دارالفضل گواہ شد برکت اللہ خاں برادر موصی

نمبر ۹۱۷۹ منکہ حفیظہ بیگم زوجہ قاری محمد یاسین خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ٹبورا افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے زیورات طلائی ۲۸ تولہ چوڑیاں نقرئی ۸ تولہ حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار شلنگ ہے میں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مشین سلائی قیمتی -/۱۰۰ شلنگ ایک رسٹ واچ قیمتی -/۲۰۰ شلنگ میں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ حفیظہ بیگم موصیہ گواہ شد محمد یاسین خاں خاوند موصیہ گواہ شد شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

نمبر ۹۱۷۸ منکہ حلیمہ بیگم بنت قاری غلام مجتبےٰ صاحب چینی پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد کوئی نہیں مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیا کرونگی میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی جو جائیداد میں پیدا کرونگی اسکی اطلاع دونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ حلیمہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد غلام مجتبےٰ والد موصیہ گواہ شد عطا محمد صدر دارالبرکات شرقی

نمبر ۹۱۷۳ :- منکہ ثریا بیگم زوجہ منور علی صاحب قوم جٹ عمر ۲۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۳ء ساکن چوہدریوالہ چک ع ۸ ڈاکخانہ چک ع $\frac{106}{A.B}$ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{46}$-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند جیب خرچ ۵ روپے ماہوار زیورات طلائی ۳ تولہ میں مذکورہ بالا جائداد اور آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائداد ہو گی۔ تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ :- ثریا بیگم بقلم خود

گواہ شد :- منور علی برادر موصیہ

گواہ شد :- ابوالراحمد برادر موصیہ

نمبر ۹۱۷۰ :- منکہ بشیر الدین ولد مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم قوم راجپوت کھوکھر پیشہ واقف زندگی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{46}$-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع دارالعلوم ہے۔ اس کے $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد جو تحریک جدید سے الاؤنس ماہوار ملتا ہے۔ وہ -/۵۶ روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

العبد بشیر الدین واقف زندگی قادیان

گواہ شد :- فضل الرحمٰن۔ امثل

گواہ شد :- عطاء اللہ خان دارالفتوح

نمبر ۹۲۲۱ :- منکہ کرم بی بی بنت میاں کریم بخش صاحب قوم ترکھان عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن نارووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{45}$-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے بھائی جو غیر احمدی ہیں۔ وہ کبھی کبھی کچھ دیتے ہیں۔ جس سے میرا گزارہ بمشکل چل رہا ہے۔ میں انشاء اللہ پوری کوشش کر کے ۸ آنہ ماہوار کے حساب سے -/۶ روپیہ سالانہ یکمشت ادا کرتی رہوں گی ماہوار ادا کرنی مشکل ہے۔ اس لئے سالانہ -/۶ روپیہ ادا کرنے کا اقرار کرتی ہوں۔ جو میری آمد کا دسواں حصہ ہے۔ سو میں $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ چنانچہ مبلغ -/۶ روپے آئندہ سال کا اب پیشگی ادا کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ میں اپنے خاوند مرحوم کو اپنا مہر معاف کر چکی ہوں۔

الامتہ :- کریم بی بی بقلم خود موصیہ

گواہ شد :- ابوالراحمد

گواہ شد :- اُمِ داؤد

گواہ شد :- سیدہ بشریٰ بیگم

نمبر ۹۲۱۰ :- منکہ عزیزہ بیگم بنت ملک نیاز محمد صاحب قوم ککے زئی افغان عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{119}{7.R}$ ڈاکخانہ کسووال ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{46}$-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں زیور طلائی کانٹے۔ بندی۔ انگوٹھی وزنی ½ اتولہ برتن -/۶۰ روپے مشین سلائی قیمتی -/۱۰۰ مندرجہ بالا کے علاوہ مجھے والدین کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کی نیز مذکورہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر میری کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی مالک ہو گی۔

الامتہ عزیزہ بیگم بقلم خود موصیہ

گواہ شد :- برکت اللہ خان برادر موصیہ

گواہ شد :- نیاز محمد احمدی والد موصیہ دارالفضل۔

نمبر ۹۲۰۹ :- منکہ عطاء اللہ خان ولد حافظ رحیم بخش صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{46}$-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو کنال زمین واقعہ دارالسعت قادیان۔ تینتیس کنال اراضی میرے پاس بارہ سو روپے میں رہن ہے۔ میرے نقد امانت ذاتی میں -/۷۰۰ روپے موجود ہیں۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد جو جائیداد پیدا کرونگا۔ اس کی بھی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری ماہوار آمد -/۹۴ روپے ہے۔ میں اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا :

العبد عطاء اللہ خان موصی

گواہ شد - مولوی عطاء الرحمٰن صاحب محلہ دارالبرکات شرقی — گواہ شد فضل الرحمٰن امثل

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۵ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مجلس آئین ساز کے پروگرام کے بارے میں متعدد سوالات دریافت کئے گئے۔ ایک مسلم لیگی ممبر نے دریافت کیا۔ کہ کیا حکومت ہند نے حکومت برطانیہ سے سفارش کی ہے۔ کہ نمائندہ اسمبلی کا جلسہ بلانے سے پہلے قیام پاکستان کے متعلق کوئی صحیح جواب دیا جائے۔ سر ایڈورڈ بنتھال نے جواب میں لاعلمی کا اظہار کیا۔

کراچی ۵ فروری۔ کانگرس نے سندھ میں سب پارٹیوں کی مشترکہ وزارت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بشرطیکہ کولیشن پارٹی اور مسلم لیگ کی تعداد برابر ہو۔ کولیشن پارٹی کے لیڈر جی۔ ایم سید ہونگے۔

دہلی ۵ فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد آج یہاں پہنچنے والے ہیں۔ امید ہے۔ کل آسام روانہ ہو جائینگے۔

شیلانگ ۵ فروری۔ سر محمد سعداللہ کی کیبنٹ نے گورنر کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ مگر گورنر نے کہا۔ کہ نئی وزارت کے بننے تک کام کرتے رہیں۔

بمبئی ۵ فروری۔ سارے شہر میں بسوں اور ٹرموں کی آمدورفت بند ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ الیکٹرک کمپنی کے شیڈولڈ سٹاف کے کچھ اور ممبروں نے اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ بہت سے ملازموں نے اس ہفتہ سے ہڑتال کر رکھی ہے۔

کلکتہ ۵ فروری۔ چاول لانے کے لئے جو مشن برما بھیجا گیا تھا۔ اب واپس آ گیا ہے۔ کل ایک ممبر نے کلکتہ میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ افسوس ہے۔ کہ اس سال برما سے چاول بالکل نہ مل سکے گا۔ البتہ اگلے سال دس لاکھ ٹن چاول ملنے کی امید ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ کل دارالعوام میں نائب وزیر ہند مسٹر آرتھر ہینڈرسن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ پچھلے دنوں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں فسادات ہوئے۔ افسوس ہے۔ کہ ان کی روک تھام کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس کی وجہ سے ۵۷ آدمی ہلاک اور ... کے قریب زخمی ہوئے۔ حکومت ان واقعات کی تفتیش میں مصروف ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ کل دارالعوام میں جنوبی افریقہ میں بسنے والے ہندوستانیوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ یونین گورنمنٹ جو قوانین وضع کر رہی ہے۔ ابھی ان کی اشاعت نہیں ہوئی۔ شائع ہونے پر حکومت افریقہ سے گفت و شنید کی جائے گی۔

لنڈن ۵ فروری۔ امریکہ نے اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل میں ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے۔ کہ دنیا میں بے کاری دور کرنے کے لئے اور بے کاروں کو کام مہیا کرنے کے لئے ایک میٹنگ بلائی جائے۔

بغداد ۵ فروری۔ عراق میں اب نئی عارضی کیبنٹ بنائی جائے گی۔ پہلی کیبنٹ مستعفی ہو چکی ہے۔ اس کا کام انتخابات کے لئے تیاری کرنا ہے۔

قاہرہ ۵ فروری۔ حکومت برطانیہ نے ۱۹۳۶ء کے برطانوی مصری معاہدہ پر نظرثانی کرنا منظور کر لیا ہے۔ کل مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے اس ضمن میں ایک بیان دیا۔ کہ سیکیورٹی کونسل کے سب ممبروں کا حق ہے۔ کہ اپنا معاملہ اس میں پیش کریں۔ مصر بھی اپنے اس حق سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

الہ آباد ۴ فروری۔ "امرت بازار پتر کا" کا نامہ نگار واشنگٹن لکھتا ہے۔ کہ ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ موسم بہار میں رونما ہونے والے شدید خطرناک حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ ہندوستانی زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے ہیں۔ کہ تشدد کا ارتکاب شروع کر دینگے۔ اس حالت میں وہ گورنمنٹ کو ۱۹۴۲ء کی طرح غافل نہیں پائینگے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ ہندوستان میں برطانوی فوج کی تعداد گھٹانے کی بجائے بڑھا دی جاویگی۔ اور زیادہ سے زیادہ ہندوستانی فوجوں کو ملک سے باہر بھیج دیا جاوے گا۔

طہران ۴ فروری۔ سوویٹ گورنمنٹ نے ایران کے نئے وزیر اعظم سلطان کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ سوویٹ گورنمنٹ ایران اور روس کے جھگڑے کے متعلق ایران گورنمنٹ سے براہ راست بات چیت کرنے کو تیار ہے

پشاور ۴ فروری۔ فرنٹیئر اسمبلی کی مزید ۹ نشستوں کا جن میں سے تین نشستیں وہ ہیں جن میں صرف لیڈی ووٹرز کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ پولنگ ہؤا۔ پشاور کے نزدیک منڈی میں مسلم لیگیوں اور سرخ پوشوں میں لڑائی ہو گئی۔ جس میں تین آدمی زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں ایک سرخ پوش ہے۔ جھگڑے کی بناء یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ایک عورت ووٹر کے متعلق ناجائز فقرے استعمال کئے گئے۔ دونوں پارٹیاں لڑائی میں چاقوؤں اور خنجروں کے استعمال سے مطمئن نہ ہوئیں۔ اور اپنے اپنے میناروں پر جا کر بندوقوں سے گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ لیکن اس سے کوئی شخص زخمی نہ ہؤا۔

نئی دہلی ۴ فروری۔ مسٹر غلام بھیک نارنگ نے اس بناء پر تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ کہ گورنمنٹ مختلف لیجسلیچرز خصوصاً پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں سرکاری مداخلت کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ گورنر جنرل نے ان کی اس تحریک کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

اسکندریہ ۴ فروری۔ شاہ فاروق مصری بحری بیڑہ تیار کرنے میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس سال کے دوران میں بہت سے سرنگیں صاف کرنے والے جہاز انگلستان سے یہاں آ رہے ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں مصر کے بحری بیڑے میں بہت سے تباہ کن جہاز اور تارپیڈو کشتیاں بھی ہوں گی۔

یروشلم ۴ فروری۔ یروشلم کے یہودی علاقہ میں گذشتہ پندرہ دن سے جو کرفیو آرڈر جاری تھا۔ وہ آج صبح ۶ بجے ہٹا دیا گیا ہے۔ شمالی تل ابیب میں رائل ایر فورس کے ڈپو پر گذشتہ رات آٹھ آدمیوں نے چھاپہ مارا۔ حملہ آور بہت سے ہتھیار چھین کر ایک کار میں فرار ہو گئے۔

لاہور ۴ فروری۔ سونا ۰-۸-۹۱ روپے
چاندی ۰-۰-۱۴۲ روپے پونڈ ۰-۴-۶

امرتسر ۴ فروری۔ سونا ۰-۸-۹۴ روپے
چاندی ۰-۰-۱۴۲ پونڈ ۰-۴-۶

امرتسر ۴ فروری۔ شہر امرتسر میں احرار اور مسلم لیگیوں کے درمیان لڑائی ہو گئی ۹ اشخاص مجروح ہوئے۔ احرار کا جھنڈا اتار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔

لاہور ۴ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں تین روز کی مسلسل بحث کے بعد خوراک کے بارے میں بہت سی ترمیمیں منظور کی گئی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس وقت تک حکومت ہند ضرورت والے علاقوں میں خوراک مہیا کرنے کے کام میں ناکام رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ملک کو قحط کے سخت بداثرات سے دوچار ہونا پڑا۔ آئندہ اس قسم کی تجاویز اختیار کی جائیں۔ جن کی وجہ سے ملک کو قحط کے بداثرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اس کے لئے سب سے مقدم امر یہ ہے۔ کہ غریب اور حاجتمند کسانوں کو مالی مدد دی جائے۔ اور مشترکہ فوڈ بورڈ کا ہندوستان کو براہ راست ممبر بنایا جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء میں ہندوستان میں تیس لاکھ ٹن اناج کی کمی ہوگی۔ اتحادی اقوام کے مشترکہ فوڈ بورڈ سے اس قدر گندم مہیا کرنے کی کوشش کی جائے۔ فوڈ ممبر نے کہا۔ کہ امپیریل فوڈ بورڈ میں اس معاملے کو پیش کرنے کے لئے برطانیہ اور دوسرے ممالک میں جانے کا میرا ارادہ ہے۔ میرے ساتھ سرکاری ممبروں کے علاوہ کچھ غیر سرکاری ممبر بھی ہونگے۔ اور جس قدر بھی گندم مل سکی۔ فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ موجودہ حالات کے پیش نظر موجودہ راشن میں کمی کرنے کے بغیر چارہ نہیں۔ چنانچہ دہلی میں کمی کر دی گئی ہے۔

کراچی ۵ فروری۔ آج صبح مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ کانگرس سندھ میں صوبائی اصول کے ماتحت آزاد کیبنٹ بنانا چاہتی ہے۔ اس میں آٹھ ممبران ہوں گے۔ جن میں سے چار مسلم لیگ کے ہوں گے۔

دہلی ۵ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ انڈیا ڈیفنس رولز یکم اپریل ۱۹۴۶ء سے ختم ہو جائیں گے۔

دہلی ۵ فروری۔ سر محمد یامین خاں صاحب (مسلم لیگ) بلا مقابلہ سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے نائب صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کے حریف سردار سنگل سنگھ نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ کل سیکیورٹی کونسل میں یونان کا معاملہ پیش ہؤا۔ لیکن روس اور برطانیہ میں اس معاملہ پر سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس لئے جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔